Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23؍اگست 2019 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں آج میں جن صحابی کا ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عاصم حضرت معن بن عدی کے بھائی تھے۔ میانہ قد کے تھے اور بالوں میں مہندی لگایا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی طرف روانہ ہونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم بن عدی کو قبا اور مدینہ کے بالائی حصہ عالیہ پر امیر مقرر فرمایا۔ ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ روحہ مقام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم کو مدینہ کے بالائی حصے عالیہ پر امیر مقرر کرتے ہوئے واپس بھیج دیا لیکن آپ کو اصحاب بدر میں شمار کیا اور ان کے لئے اموال غنیمت میں سے بھی حصہ مقرر فرمایا۔

حضرت عاصم غزوہ احد اور غزوہ خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عاصم نے 45 ہجری میں حضرت معاویہ کے دور حکومت میں مدینہ میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر 115 سال تھی بعض کے نزدیک انہوں نے 120 سال کی عمر میں وفات پائی۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صحابہ کرام کو غزوہ تبوک کی تیاری کا حکم دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء کو اللہ کی راہ میں مال اور سواری مہیا کرنے کی تحریک بھی فرمائی اور اس پر مختلف لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق قربانی پیش کی۔ اسی موقع پر حضرت ابوبکر اپنے گھر کا سارا مال لے آئے جو کہ چار ہزار درہم تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے دریافت فرمایا کہ اپنے گھر والوں کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے کہ نہیں؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر اپنے گھر کا آدھا مال لے کر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے دریافت کیا کہ اپنے گھر والوں کے لئے بھی کچھ چھوڑ کے آئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نصف چھوڑ کے آیا ہوں۔ اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایک سو اوقیہ دیئے۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف زمین پر اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے خزانے ہیں جو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس موقع پر عورتوں نے بھی اپنے زیورات پیش کئے اسی موقع پر حضرت عاصم بن عدی جن کا ذکر ہو رہا ہے انہوں نے ستر وسق کھجوریں پیش کیں۔ ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع تقریباً اڑھائی سیر کا ہوتا ہے اس طرح کھجوروں کا کل وزن 262 من بنتا ہے۔ ایک من تقریباً چالیس کلو کا ہوتا ہے۔ بہرحال حضرت عاصم نے بھی اس موقع پر جو ان کے پاس کھجوریں تھیں وہ پیش کیں اور بڑی مقدار میں پیش کیں۔

حضرت عاصم بن عدی ان صحابہ میں سے تھے جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار گرانے کا حکم دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مسجد ضرار کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا کہ اسے گرا دیں اور آگ لگا دیں۔ جب مسجد گرائی گئی اور آگ لگائی گئی اس وقت اس مسجد کے بنانے والے وہاں موجود تھے لیکن آگ لگنے کے بعد وہ ادھر ادھر بھاگ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد والی جگہ عاصم بن عدی کو دینا

چاہی کہ وہ اس جگہ کو اپنا گھر بنالیں لیکن عاصم بن عدی نے کہا کہ میرے پاس گھر بھی ہے اور مجھے انقباض بھی ہو رہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسے ثابت بن اکرم کو دے دیں کہ ان کے پاس گھر نہیں ہے وہ یہاں اپنا گھر بنالیں گے۔ پس رسول کریم ﷺ نے وہ جگہ ثابت بن اکرم کو دے دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ دہلی کے سفر پر جب گئے تو دہلی کی جامع مسجد کو دیکھ کر فرمایا بڑی خوبصورت مسجد ہے لیکن فرمایا کہ مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے وقت میں دنیاداروں نے بھی ایک مسجد بنائی تھی وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرادی گئی۔ مسجدوں کے واسطے یہ حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں۔

حضرت خلیفہ اولؓ لمن حارب اللہ کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ یہ ابوعامر کی طرف اشارہ ہے جو عیسائی تھا اس کے مکروں سے ایک مکر یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ اس مسجد میں نماز پڑھ لیں پھر کچھ مسلمان ادھر بھی آجایا کریں گے اور اس طرح میں مسلمانوں کی جماعت کو توڑلوں گا۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عمرو بن عوف۔ ان کی ولادت مکہ میں ہوئی اور ابن سعد کے مطابق یہ یمن کے رہنے والے تھے۔ حضرت عمرو بن عوف قدیمی اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔ حضرت عمرو بن عوف نے مکہ سے ہجرتِ مدینہ کے وقت قبا میں حضرت کلثوم بن الہدم کے ہاں قیام کیا۔ حضرت عمرو بن عوف غزوہ بدر غزوہ احد غزوہ خندق اور اس کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت عمرو بن عوف کی وفات حضرت عمر کے دورِ خلافت میں ہوئی اور ان کی نماز جنازہ حضرت عمر نے پڑھائی۔

اگلے صحابی کا جن کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت معن بن عدی۔ آپ انصار کے قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ حضرت معن ستر انصار کے ساتھ بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔ آپ اسلام قبول کرنے سے پہلے عربی میں کتابت جانتے تھے۔ حضرت معن غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔

حضرت عمر بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو میں نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ آپ ہمارے بھائی انصار کے پاس ہمارے ساتھ چلیں چنانچہ ہم گئے اور ان میں سے دو نیک آدمی ہمیں ملے جو بدر میں شریک ہوئے تھے۔ میں نے عروہ بن زبیر سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ حضرت عویم بن ساعدہ اور حضرت معن بن عدی ہی تھے۔ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کے اس گھر میں تھا جو منیٰ میں ہے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ جب عبدالرحمن میرے پاس واپس لوٹ کر آئے تو انہوں نے کہا کاش تم بھی اس شخص کو دیکھتے جو آج امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ امیر المؤمنین! کیا آپ کو فلاں شخص کے متعلق علم ہوا کہ جو کہتا ہے کہ اگر عمر گئے تو میں فلاں کی بیعت کروں گا اور پھر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم ابوبکر کی بیعت تو یوں ہی افراتفری میں ہوگئی تھی۔ یہ سن کر حضرت عمر رنجیدہ ہوئے پھر انہوں نے کہا اگر اللہ نے چاہا تو میں...لوگوں میں کھڑا ہوں گا اور انہیں ان لوگوں سے چوکس کروں گا جو ان کے معاملات کو زبردستی اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ پھر ایک دن حضرت عمر منبر پر بیٹھ گئے اذان کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی وہ تعریف کی جس کا وہ اہل ہے پھر کہا کہ امابعد میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں کہ میرے لئے مقرر تھا کہ میں وہ کہوں۔ پھر حضرت عمر نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے کوئی کہنے والا یہ کہتا ہے کہ حضرت ابوبکر کو خلافت تو یونہی مل گئی۔ پھر میرے متعلق بھی کہا ہے کہ اللہ کی قسم اگر عمر مرگیا تو میں فلاں کی بیعت کروں گا۔ آپ نے فرمایا اس لئے کوئی شخص دھوکہ میں رہ کر یہ نہ کہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس بارے میں وضاحت کردوں آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص دھوکے میں رہ کر یہ نہ کہے کہ ابوبکر کی بیعت یونہی افراتفری میں غلطی سے ہوگئی تھی۔ سنو یہ درست ہے کہ وہ بیعت اسی طرح ہوئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس افراتفری کی بیعت کے شر سے بچائے رکھا اور تم میں ابوبکر جیسا کوئی نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کے مشورے کے بغیر کسی شخص کی بیعت کی تو اس کی بیعت نہ کی جائے اور نہ

اس شخص کی جس نے اس کی بیعت کی۔ پھر حضرت عمر نے بیان فرمایا کہ جب اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار ہمارے مخالف ہو گئے اور ہم سب ثقیفہ بنوساعدہ میں اکٹھے ہو کر ابوبکر کے پاس آئے میں نے ابوبکر سے کہا کہ ابوبکر کہ آؤ ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس چلیں۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ان میں سے دو نیک مرد ہمیں ملے ان میں سے ایک حضرت معن بن عدی تھے۔ انہوں نے کہا کہ اے مہاجرین کی جماعت تم کہاں جانا چاہتے ہو۔ ہم نے کہا کہ ہم ان انصاری بھائیوں کو ملنا چاہتے ہیں تو ان دونوں نے کہا کہ ہرگز وہاں نہ جانا۔ جو تم نے مشورہ کرنا ہے وہ خود ہی کر لو۔ حضرت عمر کہتے ہیں میں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم ضرور ان کے پاس جائیں گے اور ہم یہ کہہ کر چل پڑے اور بنوساعدہ کے شامیانے میں ان کے پاس پہنچے۔ وہاں انصار کی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ساتھ انتخاب خلافت کے متعلق ایک لمبی بحث ہوئی۔ اس کی کچھ تفصیل جو حضرت مصلح موعود نے بیان فرمائی ہے وہ میں بیان کر دیتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر صحابہ کے تین گروہ بن گئے تھے۔ ایک گروہ نے یہ خیال کیا کہ چونکہ نبی کے منشاء کو اس کے اہل و عیال ہی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے ہی کوئی شخص مقرر ہونا چاہئے۔

مگر دوسرا فریق جو تھا اس نے سوچا کہ اس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے ہونے کی شرط ضروری نہیں ہے۔ مقصد تو یہ ہے کہ رسول کریم کا ایک جانشین ہو۔ اس دوسرے گروہ کے پھر آگے دو حصے ہو گئے۔ ایک گروہ کا خیال تھا کہ جو لوگ سب سے زیادہ عرصے تک آپ کے زیر تعلیم رہے ہیں وہ اس کے مستحق ہیں یعنی مہاجر اور ان میں سے بھی قریش جن کی بات ماننے کے لئے عرب تیار ہو سکتے ہیں اور بعض نے یہ خیال کیا کہ چونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات مدینہ میں ہوئی ہے اور مدینہ میں انصار کا زور ہے اس لئے وہی اس کام کو اچھی طرح چلا سکتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ اس اختلاف پر ابھی دوسرے لوگ غور ہی کر رہے تھے اور وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے تھے کہ اس آخری گروہ نے جو انصار کے حق میں تھا بنی ساعدہ کے ایک برآمدہ میں جمع ہو کر اس بارہ میں مشورہ شروع کر دیا اور سعد بن عبادۃ جو خزرج کے سردار تھے اور نقباء میں سے تھے ان کے بارے میں طبائع کا اس طرف رجحان ہو گیا کہ انہیں خلیفہ مقرر کیا جائے۔ اس مشورے کے بعد جب مہاجرین کو اطلاع ہوئی تو وہ جلدی سے وہیں آ گئے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اگر مہاجرین میں سے کوئی خلیفہ نہ ہوا تو عرب اس کی اطاعت نہیں کریں گے صرف مدینہ کی بات نہیں بلکہ پورے عرب کی بات ہے۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے اس موقع پر بیان کرنے کے لئے ایک بہت بڑا مضمون سوچا ہوا تھا اور میرا ارادہ تھا کہ میں جاتے ہی ایک ایسی تقریر کروں گا جس سے تمام انصار میرے دلائل کے قائل ہو جائیں گے مگر جب ہم وہاں پہنچے تو حضرت ابوبکر تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ مگر خدا کی قسم جتنی باتیں میں نے سوچی ہوئی تھیں وہ سب انہوں نے بیان کر دیں بلکہ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے پاس سے بھی بہت سے دلائل دیئے تب میں نے سمجھا کہ میں ابوبکر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ حضرت ابوبکر نے یہ حدیث بھی پیش کی کہ الائمۃ من قریش۔ اس پر حباب بن منذر خزرجی نے مخالفت کی اور کہا کہ ہم اس بات کو نہیں مان سکتے کہ مہاجرین میں سے خلیفہ ہونا چاہئے۔ ہاں اگر آپ لوگ کسی طرح نہیں مانتے اور آپ کو اس پر بہت اصرار ہے تو پھر یہی ہے کہ ایک امیر آپ میں سے ہو جائے ایک ہمارے میں سے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر بات کرو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت میں دو امیروں کا ہونا جائز نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر کچھ بحث مباحثہ کے بعد حضرت ابوعبیدۃ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انصار کو توجہ دلائی کہ تم پہلی قوم ہو جو مکہ کے باہر ایمان لائی اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تم پہلی قوم نہ بنو جنہوں نے دین کے منشا کو بدل دیا اور کہتے ہیں کہ اس کا طبائع پر ایسا اثر ہوا کہ بشیر بن سعد خزرجی کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ لوگ سچ کہتے ہیں ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدمت کی اور آپ کی نصرت و تائید کی وہ دنیاوی اغراض سے نہیں کی تھی اور نہ اس لئے کی تھی کہ ہمیں آپ کے بعد حکومت ملے بلکہ ہم نے خدا تعالیٰ

کے لئے کی تھی۔اس پر کچھ دیر تک اور بحث ہوتی رہی مگر آخر آدھ پون گھنٹے کے بعد لوگوں کی رائے اسی طرف ہوتی چلی گئی کہ مہاجرین میں سے کسی کو خلیفہ مقرر کرنا چاہئے چنانچہ حضرت ابوبکر نے حضرت عمر اور حضرت ابوعبیدۃ کو اس منصب کے لئے پیش کیا۔مگر دونوں نے انکار کیا اور کہا کہ جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیماری کے دنوں میں نماز کا امام بنایا تھا اور جو سب مہاجرین میں سے بہتر ہے ہم تو اس کی بیعت کریں گے۔

چنانچہ اس پر حضرت ابوبکر کی بیعت شروع ہوگئی پہلے حضرت عمر نے بیعت کی پھر حضرت ابوعبیدۃ نے بیعت کی پھر بشیر بن سعد خزرجی نے بیعت کی اور پھر اوس اور پھر خزرج کے دوسرے لوگوں نے چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سعد اور حضرت علی کے سوا سب نے بیعت کرلی۔حضرت علی نے کچھ دنوں بعد بیعت کی۔بعض روایات میں تین دن آتے ہیں اور بعض روایات میں چھ ماہ کا ذکر ملتا ہے۔چھ ماہ والی روایت میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ حضرت فاطمہ کی تیمارداری میں مصروفیت کی وجہ سے آپ حضرت ابوبکر کی بیعت نہ کرسکے اور جب آپ بیعت کرنے کے لئے آئے تو آپ نے یہ معذرت بھی کی کہ چونکہ فاطمہ بیمار تھیں اس لئے میں بیعت میں مجھے دیر ہوگئی ہے۔

حضرت عروۃ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر روئے اور انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم یہ چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرجاتے۔ہمیں اندیشہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتنہ میں نہ پڑجائیں۔اس پر حضرت معن نے کہا کہ اللہ کی قسم۔یہ میں نہیں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے مرجاتا۔کیوں؟اس لئے کہ جب تک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی طرح تصدیق نہ کرلوں جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی تھی۔اسی طرح اس بات کی تصدیق نہ کرلوں کہ خلافت راشدہ کا وہ نظام جس کی پیشگوئی آپ نے فرمائی تھی وہ جاری ہوچکا ہے اور اسی کو جاری رکھنا ہے اور منافقین اور مرتدین کے جال میں نہیں آنا۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہی وہ ایمان کا معیار ہے جسے ہر احمدی کو بھی اپنے اندر قائم کرنا چاہئے۔ایک روایت کے مطابق حضرت معن حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کے بعد مرتدین اور باغیوں کی سرکوبی میں شامل تھے اور حضرت خالد بن ولید نے دوسو گھڑ سواروں کے ہمراہ حضرت معن کو یمامہ کی طرف بطور ہراول دستے کے بھیجا تھا۔آنحضرت ﷺ نے حضرت معن کا حضرت زید بن خطاب کے ساتھ عقد مؤاخات قائم فرمایا تھا۔ان دونوں اصحاب نے حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں جنگ یمامہ میں 12 ھجری میں شہادت پائی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو بھی نبوت کے مقام کو بھی پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور خلافت کے ساتھ وفا اور اخلاص کا تعلق پیدا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 23rd - August - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB